درمیان میں مساوات کا دور شروع ہو جائے گا۔ صحیح قیادت وہی ہے جو حال اور مستقبل
حالات سے پوری طرح خبردار ہو۔ کاش! ایسی ہی دور اندیشی اور تدبر و فکر ہندوستان بلکہ صحیح
منوں میں یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ عالم اسلام کی قیادت کو نصیب ہو جائے۔

۱۹۹۳ء کا سال عالم اسلام کے تعلق سے اچھا نہیں کہا جاسکتا ہے۔ افغانستان میں سوویت روس
روس کے خلاف وہاں کے مجاہدین نے جو جدوجہد کی اور جس کی وجہ سے دنیا کی دوسری بڑی طاقت بلکہ
بعض لحاظ سے پہلی طاقت سوویت روس پاش پاش ہوکر رہ گئی افسوس یہ ہے کہ اتنی زبردست کامیابی
کے بعد افغانستان کے مجاہدین جسطرح آپس میں ہی اقتدار کے حصول کے لئے برسر پیکار ہیں اسے دیکھ
کر دل و دماغ کو سخت تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ ۲ رفروری ۱۹۹۳ء کو مجاہدین کے باغی گروپ نے
افغانستان کی راجدھانی کابل کا محاصرہ کرکے اس پر بموں کی بارش کی جس کی وجہ سے ۲۷ بے گناہ افراد
ہلاک ہو گئے۔ افغانستان میں مجاہدین کے آنیکے بعد ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ۱۴ سال سے جو افغانستان
میں تباہی و بربادی کا دور چلا تھا اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کی تباہی و بربادی ہو رہی تھی اس کے
سدباب کی کوششیں کی جاتیں، لوگوں کی اجیرن زندگی میں خوشیوں و مسرتوں کی بہار پیدا کی جاتی اور
افغانستان کی تباہی و بربادی کو تعمیر و ترقی میں تبدیل کرنے کے منصوبے بروئے کار لائے جاتے برعکس
اس کے صرف اور صرف اقتدار کی رسہ کشی ہی جاری ہو گئی۔

صومالیہ میں مسلمان روٹی روٹی سے محتاج ہیں۔ بوسنیائی سربوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے
پہاڑ پہ پہاڑ توڑ رکھے ہیں۔ ادھر اسرائیل باوجود پی ایل او سے امن معاہدے کے فلسطینیوں پر ظلم و جبر کا
سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے عراق پر سے ابھی تک امریکہ کی منشا وایما پر اقوام متحدہ کی طرف سے
لگائی گئی اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ نہیں ہوا ہے جبکہ عراق کو ہر طرح سے پریشان و ذلیل و خوار اور
ایٹمی ہتھیاروں کی کھوج بین کی آڑ میں اس کی خودداری اور اس کی سالمیت تک کو مجروح کیا جا رہا ہے اس
کے باوجود اس کے لئے انسانیت و رحم کے تمام دوش بالائے طاق رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے
ساتھ ایک اور ابھرتا ہوا مسلم ملک لیبیا کو اقتصادی ناکے بندیوں کے جال میں جکڑنے کی پلاننگ
کی جا رہی ہے۔ اسی ضمن میں یہ خبر بھی پڑھ لی جائے تو بہتر ہو گی اور شاید اس میں مسلم رہنماؤں کو
مستقبل میں اپنی تدبیر کے لئے کچھ سامان و مصالحہ دستیاب ہو جائے۔

عیسائی اور یہودیوں کی دو ہزار سالہ رقابت ۱۹۹۳ء میں ختم ہوگئی ہے اور دسمبر ۱۹۹۳ء میں عیسائیوں کے سب سے بڑے مذہبی رہنما پوپ پال دوم نے اسرائیل کے ساتھ ویٹیکن کے سفارتی تعلقات و دوستی میں خوشگوار تعلقات کا ایک نیا باب شروع کیا ہے۔ کیا اس کے بعد عیسائیت اور یہودیت دونوں مل کر اسلام کے خلاف متحد عمل ہوں گے اس کا اندازہ و احساس عالم اسلام کے رہنماؤں کو اگر ہوگیا ہے تو سبحان اللہ! اور اگر خدانخواستہ وہ عیسائیت اور یہودیت کے میل جول سے آنے والے وقت میں جو اسلام کے خلاف منصوبے رو بہ عمل میں لائے جائیں گے اس سے بے باخبر ہیں تو ہم صرف یہاں اس موقع پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کر سکتے ہیں!

کیا عالم اسلام کی قیادت اب بھی سوئے رہے گی؟ اور کیا عالم اسلام میں کوئی ایسا رہنما یا قائد پیدا ہوگا جو اس سب صورتحال کی موجودگی میں کوئی مثبت لائحہ عمل مرتب کرے تاکہ عالم اسلام کو راحت نصیب ہو اور اس کے آنسو پونچھ سکیں۔

دعا ہے خداوند تعالیٰ سے کہ سال ۱۹۹۴ء بنی نوع انسانی کے لئے بہتری کا باعث ہو۔